اردو

التوحيد

للشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب: التوحید

تالیف: شیخ الصدوق علیہ الرحمہ

تصحیح و تحقیق: علی اکبر غفاری

ترجمہ: سید عطا محمد عابدی

تزئین: سید اشفاق حسین نقوی

کمپوزنگ: شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر

اشاعت اول: اگست 2000ء

تعداد: ایک ہزار

قیمت: ۲۰۰ روپے

الکساء پبلشرز

آر۔۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

قرار دیا جس سے عطا کیا جائے اور ہمیں وہ باب (دروازہ) بنایا جس سے اس کی طرف رہنمائی ہوتی ہے ۔ اور اس نے ہم کو آسمان و زمین میں خزانہ (مال اشیاء ذخیرہ کرنے کی جگہ) بنایا ۔ ہماری وجہ سے درخت پھلدار ہوئے اور ثمر پختہ ہوئے ۔ نہریں جاری ہوئیں ۔ اور ہماری وجہ سے بارش کا نزول ہوا اور سبزہ اگا ، ہماری عبادت کی وجہ سے اللہ کی عبادت کی گئی اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی ۔

(۹) ہم سے محمد بن موسیٰ بن متوکل رحمہ اللہ نے بیان کیا ۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا ، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ، انہوں نے حسن بن محبوب سے ، انہوں نے عبدالعزیز سے ، انہوں نے ابن ابو یعفور سے ، انہوں نے کہا کہ ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ واحد ہے ، احد ہے ۔ واحدیت کے اعتبار سے یکتا اور وہ اپنے امرو حکم میں تنہا و منفرد ہے ۔ اس نے مخلوق کو خلق کیا پھر انہیں اپنے دین کے حکم کو تفویض کردیا ۔ تو وہ مخلوق ہم ہیں ۔ اے ابن ابو یعفور ہم بندگان خدا میں اللہ کی حجت ہیں ، اس کی مخلوق پر گواہ ہیں ، اس کی وحی کے امین ہیں اور اس کے علم کے خازن ہیں ۔ اور اس کا وہ چہرہ ہیں جس کی وجہ سے عطا کیا جاتا ہے ۔ ان کی مخلوق پر اس کی آنکھ (نگہبان) ہیں اور بولنے والی زبان ہیں اس کا لب سلیم ہیں اور اس کا وہ دروازہ ہیں جو اس کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور ہم ہی امرالہیٰ پر عمل کرنے والے ہیں اور سبیل الہیٰ کی طرف دعوت دینے والے ہیں ۔ ہمارے ذریعہ سے اللہ پہچانا گیا ۔ اور ہمارے ہی ذریعہ سے اس کی عبادت کی گئی ۔ ہم ہی اللہ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی ۔

(۱۰) ہم سے احمد بن حسن قطان نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو سعید حسن بن علی حسین سکری نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے حکم بن اسلم نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن علیہ (اسمعیل بن ابراہیم المعروف بابن علیہ) نے بیان کیا ، انہوں نے جریری (ابو مسعود سعید بن ایاس) سے ، انہوں نے ابوالورد بن ثمامہ سے ، انہوں نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دوسرے آدمی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرہ کو اور اس چہرہ کو جو تمہارے مشابہ ہو بدنما بنائے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر بنایا ہے ۔

کتاب ہذا کے مصنف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کے پہلے حصہ کو مشبہہ حضرات نے چھوڑ دیا اور کہنے لگے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ، تو وہ خود اس کے معنی میں گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیا ۔

(۱۱) ہم سے احمد بن زیاد بن جعفر ہمدانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہم سے علی بن ابراہیم بن ہاشم نے بیان کیا ، انہوں نے اپنے والد سے ، انہوں نے علی بن معبد سے ، انہوں نے حسین بن خالد سے ، انہوں نے کہا کہ

میں نے (امام علی) رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے فرزند رسول خدا! لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ نے آدم کو اپنی (اللہ کی) صورت پر پیدا کیا ہے۔ تو آپؑ نے فرمایا: اللہ ان پر لعنت کرے، انہوں نے حدیث کے پہلے حصہ کو حذف کردیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر دو آدمیوں کے قریب سے ہوا جو ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ رہے تھے آپؑ نے سنا کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ خدا تیرے چہرہ کو اور تیرے چہرہ سے مشابہ چہرہ کو بدصورت بنادے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندے تو اپنے بھائی کے لئے ایسا مت کہہ کیونکہ اللہ عزوجل نے آدم کو اپنی (اس کی) صورت پر پیدا کیا ہے۔

باب (۱۳) اللہ عزوجل کے قول
یاابلیس مامنعک ان تسجد لما خلقت بیدی کی تفسیر

(۱) ہم سے علی بن احمد بن محمد بن عمران دقاق رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن ابو عبداللہ کوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن اسمٰعیل برمکی نے بیان کیا، انہوں کہا کہ ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے بکر نے بیان کیا، انہوں نے ابو عبداللہ برقی سے، انہوں نے عبداللہ بن بحر سے، انہوں نے ابوایوب خزاز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو جعفر (امام محمد باقر) علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس قول **یا ابلیس مامنعک ان تسجد لما خلقت بیدی** (سورۃ ص۔ آیت ۷۵) "اے ابلیس اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس نے روکا جس کو میں نے اپنی قدرت سے پیدا کیا۔" کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ "ید" کلام عرب میں قوت اور نعمت کے معنی میں ہے، آپؑ نے فرمایا **وا ذکر عبدنا داودذ الاید** (سورۃ ص۔ آیت ۱۷) "اور ہمارے بندے صاحب قوت داؤد کو یاد کرو" اور فرمایا **والسماء بنینھا باید** (سورۃ زاریات۔ آیت ۴۷) "اور ہم نے آسمان کو اپنی قوت و قدرت سے بنایا" یعنی قوت سے، اور فرمایا **وایدھم بروح منه** (سورۃ مجادلہ۔ آیت ۲۲) "اور اپنی روح سے ان کی تائید کی" یعنی ان کو قوی کردیا۔ کہا جاتا ہے "فلاں کے مجھ پر بہت سے احسانات ہیں" یعنی بہت فضل و احسان ہیں۔ اور "اس کے لئے میرے پاس روشن ہاتھ ہے۔" یعنی نعمت ہے۔"

(۲) ہم سے محمد بن محمد بن عصام کلینی رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن یعقوب کلینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن ادریس نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے علی بن سیف سے، انہوں نے محمد بن عبیدہ سے، انہوں کہا کہ میں نے (امام علی) رضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے ابلیس سے اس قول کے متعلق دریافت کیا کہ "تجھ کو کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے خلق کیا، تو